[redacted]

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ بات تقریباً ہر مسلمان کو معلوم ہے کہ اسلام میں خودکشی حرام ہے، اور قرآن حکیم اور احادیثِ شریفہ کے احکام و ارشادات اس بارے میں بالکل واضح ہیں، لیکن کسی دشمن سے جائز اور برحق جنگ کے دوران دشمن کو مؤثر زک پہنچانے کیلئے کیا کوئی خودکش حملہ کیا جاسکتا ہے؟ شرعی اور فقہی طور پر اس بارے میں دو رائے ہوسکتی ہیں، بعض حضرات کے نزدیک یہ عمل مطلقاً ناجائز ہے، اور بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ اگر ایک جائز اور برحق جنگ کے دوران حقیقی ضرورت اور مجبوری پیش آجائے اور ہدف بے گناہ لوگ نہ ہوں، تو خودکش حملہ جائز ہے، اور یہ اسی طرح کا خودکش حملہ ہوگا جیسے ۱۹۶۵ء میں ہندوستان کے حملے کے وقت چونڈہ کے محاذ پر پاکستانی فوج کے جوانوں کی یہ داستانیں مشہور ہیں کہ وہ جسموں سے بم باندھ کر بھارتی ٹینکوں سے ٹکرا گئے تھے، اور اس کے نتیجے میں ٹینکوں کی پیش قدمی روک دی تھی، چونکہ یہ ایک اجتہادی مسئلہ ہے، ملک و ملت کو دشمن سے بچانے کیلئے ایک جائز اور برحق جنگ کے دوران کوئی شخص ایسا اقدام کرے تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے حسن نیت کی بناء پر اس کی قربانی قبول فرمالیں۔

لیکن یہ ساری بات اس وقت ہے جب کھلے ہوئے دشمن سے کوئی جائز اور برحق جنگ ہورہی ہو، اس بحث کا اس صورت سے کوئی تعلق نہیں جہاں خودکش حملے کا نشانہ ایسے کلمہ گو مسلمانوں کو یا ایسے غیر مسلموں کو بنایا جائے جن کے جان و مال کو اللہ تعالیٰ نے حرمت بخشی ہے، ایک کلمہ گو مسلمان خواہ بدعملی کے اعتبار سے کتنا ہی گناہگار ہو، وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اس حرمت کا حامل ہے، بشرطیکہ کسی حد یا قصاص کی وجہ سے اس کی یہ حرمت زائل نہ ہوگئی ہو اور قرآن و حدیث کے ارشادات نے ایسے شخص کے قتل کو انتہائی سخت جرم قرار دیا ہے، ابن ماجہ کی ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی جان و مال کو کعبے سے بھی زیادہ حرمت کا حامل بتایا ہے بلکہ وہ خودکش حملہ جس کا نشانہ مسلمان یا مسلمان ریاست کے پرامن شہری ہوں دوہرا گناہ ہے، ایک تو وہ دوسرے کے خلاف قتل عمد کا گناہ ہے، اور اس کے نتیجے میں جتنے انسان ناحق قتل ہوں، وہ اتنے ہی زیادہ گناہوں کا مجموعہ ہے، اور دوسرے اس صورت میں خودکشی کے حرام ہونے میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے، اس لئے خودکشی کا گناہ اس کے علاوہ ہے۔ (ماخذہ: بتصرف موجودہ بحران صفحہ ۵) واللہ اعلم

احقر محمد حسان سکھروی عفا اللہ عنہ

دار الافتاء دار العلوم کراچی

۱۴۲۹/۹/۲۱ھ

الجواب صحیح

محمد رفیع عثمانی عفا اللہ عنہ — دار الافتاء

جامعہ دار العلوم کراچی

۲۱/۹/۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح — عبد الرؤف — ۱۴۲۹-۹-۲۳

الجواب صحیح — محمد عبد المنان — دار الافتاء دار العلوم کراچی

الجواب صحیح — احقر محمود اشرف غفر اللہ

دار الافتاء — فتویٰ نمبر ۱۱۰۲/۶۰

مفتی

نائب مفتی

نائب مفتی

نائب مفتی